نوحہ

قیدِ زنداں میں دعاؤں کے اثر سے پہلے
موت آئی ہے رہائی کی خبر سے پہلے

ہوگا یہ شام کا زندان ہی منزل اُس کی
کب سکینہؑ کو خبر تھی یہ سفر سے پہلے

آہ سجادؑ تھی یا آخری ہچکی کی صدا
کس کو معلوم صدا آئی کدھر سے پہلے

بعد میں ٹپکا وہ خوں کانوں سے معصومہؑ کے
خون ٹپکا وہی عابدؑ کی نظر سے پہلے

دفن کرنا پڑے مادر کو سب ارماں اُس میں
قید خانہ جو پڑا راہ میں گھر سے پہلے

خون کی دھار ہے اب کانوں میں گوہر کی جگہ
باپ کا پیار تھا کانوں میں گہر سے پہلے

تنہا اُن راہوں سے معصوم سکینہؑ گذری
کوئی گزرا نہ تھا جس راہ گزر سے پہلے

227

تیر جو گردنِ بے شِیرؑ میں پیوست ہوا
تیر گذرا ہے وہ مادر کے جگر سے پہلے

پھر سمجھ آئیں گے زنداں کے ستم نور علی
دیکھو زندان کو عابدؑ کی نظر سے پہلے